

ہوتی ہے ۔ اور یہ زندگی تاریخ کا رخ موڑنے سے ہی بدالی جاتی ہے ۔ ہمارے ارباب فکر کو ان امور میں بھی ہماری رہنمائی کروانی چاہئے ۔ یہ شک مذالت پسندی بڑا ایک جذبہ ہے لیکن ٹھوس حقائق سے بھی آخر آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں ۔

تیسرا کتاب ”مسلمان ملکوں کی دولت مشترکہ کے وسائل“ کے نام سے ہے ۔ اس میں چار حصرات کے مقالات ہیں ۔ اس زمانے میں جب کہ دنیا کے مختلف ملکوں کی بڑی بڑی وحدتیں بن رہی ہیں، اور بڑے وسیع و عریض اور طاقت ور ملک بھی عظیم تر بلاک بنانے پر مجبور ہیں ۔ مسلمان ملکوں کی دولت مشترکہ کی تشکیل کی دعوت وقت کی ضرورت بھی ہے ۔ عملہ ممکن بھی ہے، اور بھی حد مفید بھی ہے ۔ مسلمان ملک آزادی حاصل کرنے کے بعد ایک دوسرے سے قریب تر ہو رہے ہیں ۔ ان کے ہاں بین الاممی تنظیمیں وجود میں آرہی ہیں ۔ اور مسلمان میامی رہنمای اور ارباب اقتدار بھی اتحاد اسلامی کی ضرورت افادیت اور اس کی سیاسی اہمیت محسوس کرتے ہیں ۔ ان حالات میں اسلامی دولت مشترکہ کا قیام ایک مہانا خواب نہیں رہا ۔

علاوه ازین اسلامی دولت مشترکہ کے حق میں ایک یہ بات بھی ہے کہ اب دنہائی اسلام سے شخصی بادشاہت ختم ہورہی ہے، اور نئی قیادتیں عوام کی مرضی کو ملاحظہ رکھنے پر مجبور ہیں، اور جیسے جیسے عوام میں ہیداری بھیلے گی ۔ اور نئے سیاسی و معاشی حالات میں اس کا پھیلنا لازمی ہے، مسلمان ملکوں کی نئی قیادتیں اپنے عوام کی مرضی کا زیادہ خیال رکھنے پر مجبور ہوں گی ۔ اب واقعہ یہ ہے کہ خواہ کوئی بھی مسلمان ملک ہو، اس کے عوام میں مب سے محرک، فعال اور زبردست جذبہ ان کے مسلمان ہونے کا ہے، ظاہر ہے کہ اس جذبے کی بین الاممی مطحع پر تسکین اسلامی دولت مشترکہ سے زیادہ کس چیز سے ہوگی ۔

آخری کتاب ”مسلمان ملکوں کے معاشی وسائل“ کے بارے میں ہے ۔ اس میں ان ملکوں کی زرعی ہیداوار، مصنوعات اور معدنی ہیداوار کے متعلق